کاروانِ حدیث (۱۵)
عبدالرشید عراقی

امام عبدالعظیم منذریؒ
(م ۶۵۶ھ)

شیخ الاسلام ابو محمد عبدالعظیم بن عبدالقوی منذری یکم شعبان ۵۸۱ھ کو مصر میں پیدا ہوئے[1] علامہ ابن کثیر (م ۷۷۴ھ) نے آپ کی جائے پیدائش شام بتائی ہے[2] تحصیلِ تعلیم کے لیے آپ نے مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، بیت المقدس، دمشق، حران، اور اسکندریہ کے سفر کیے اور ہر جگہ کے اساطینِ فن سے استفادہ کیا۔ آپ کے اساتذہ کی فہرست علامہ ذہبی (م ۷۴۸ھ)، حافظ ابن العماد الحنبلی (م ۱۰۸۹ھ)، علامہ ابن سبکی (م ۷۷۱ھ) اور علامہ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) نے اپنی اپنی کتابوں میں نقل کی ہے[3]

آپ کے تلامذہ میں بڑے بڑے اکابر محدثین کے نام ملتے ہیں۔ شیخ الاسلام عزالدین بن عبدالسلام (م ۶۶۰ھ) آپ کے تلامذہ کی فہرست میں شامل ہیں[4]

امام منذری کے علمی تبحر، فضل و کمال، حفظ و ضبط اور عدالت و ثقاہت کا اربابِ سیر اور علمائے کرام نے اعتراف کیا ہے۔ حافظ سیوطی (م ۹۱۱ھ) نے حسن المحاضرہ میں شیخ الاسلام عزالدین بن عبدالسلام (م ۶۶۰ھ) کا یہ قول نقل کیا ہے کہ

> ہمارے شیخ ذکی الدین ابو محمد عبدالعظیم بن عبدالقوی منذری فنِ حدیث میں عدیم المثال تھے۔ حدیث کے صحیح و سلیم اور معلول کو اچھی طرح جانتے تھے۔ اس کے احکام و معانی اور اس کی مشکلات کو حل کرنے میں پوری مہارت رکھتے تھے۔ اور اس کے لغات اور ضبط الفاظ میں

کامل تھے۔ احادیث کے لفظی فروق پر گہری نظر تھی۔ نہایت متقی اور پرہیزگار اور قانع اللسان تھے۔ مَیں نے ان سے حدیث پڑھی ہے اور بہت کچھ فائدہ اٹھایا ہے۔"[۵]

علامہ سیوطی (م ۹۱۱ھ) نے شیخ الاسلام عز الدین بن عبد السلام (م ۶۶۰ھ) کے حالات میں شیخ ابو الحسن علی بن عبد اللہ الشاذلی (م ۶۵۶ھ) کا یہ قول نقل کیا ہے:

"قال الشیخ ابو الحسن الشاذلی قیل لی ما علی وجہ الارض مجلسٌ فی الفقہ ابہیٰ عن مجلس الشیخ عز الدین بن عبد السلام وما علی وجہ الارض مجلس فی الحدیث ابہیٰ من مجلس الشیخ ذکیّ الدین عبد العظیم وما علی وجہ الارض مجلس فی علم الحقائق ابہیٰ عن مجلسک"[۶]

(مجھ سے کہا گیا ہے کہ روئے زمین پر علم فقہ کی کوئی مجلس شیخ عز الدین بن عبد السلام کی مجلس سے بہتر نہیں ہے اور روئے زمین پر علم حدیث میں کوئی مجلس شیخ ذکی الدین عبد العظیم منذری کی مجلس سے بارونق و عمدہ نہیں اور تختۂ زمین پر علم حقائق و معارف کے لحاظ سے تمہاری مجلس سے عمدہ و بہتر کوئی مجلس نہیں ہے)

علامہ ذہبی (م ۷۴۸ھ) کے استاد حافظ صفی الدین عبد المؤمن بن عبد الحق بغدادی (م ۷۳۹ھ) فرماتے ہیں کہ:

اتیتُہ مبتدئًا وفارقتُہ حصیدًا[۷]

(مَیں ان کے پاس مبتدی کی حیثیت سے آیا تھا اور فاضل بن کر ان کے پاس سے گیا

حافظ ابن کثیر (م ۷۷۴ھ) لکھتے ہیں:

عنی بھذا الشأن حتیٰ فاق اھل زمانہ فیہ[۸]

(فن حدیث میں دائم الاشتغال اور منہمک رہے۔ یہاں تک کہ اپنے اہل زمانہ سے سبقت لے گئے۔

وفات : حافظ منذری نے ۶۵۶ھ میں مصر میں انتقال کیا۔[9]

تصنیفات امام منذری نے حدیث، فقہ، تاریخ اور رجال پر کتابیں لکھی ہیں ان میں سے چند ایک کا تعارف پیش کیا جاتا ہے۔

مختصر سنن ابی داؤد : حافظ منذری نے امام ابوداؤد سجستانی (م ۲۷۵ھ) کی سنن ابی داؤد کا مختصر لکھا ہے۔ اس کے متعلق صاحب کشف الظنون حاجی خلیفہ مصطفیٰ بن عبداللہ (م ۱۰۶۷ھ) نے حافظ ابن القیم (م ۷۵۱ھ) کا یہ قول نقل کیا ہے :

"انّ الحافظ ذکی الدّین المنذری قد احسَن فِی اختصاره فهذبته نحو ماهذب هو به الاصل و زدتُ علیه من الکلام علیٰ عللٍ سکت عنها اذ لم یکملها[10]"

(حافظ ذکی الدین منذری نے اس (سنن) کا بڑا اچھا اختصار کیا ہے۔ میں نے بھی اسی نہج پر اس کو مرتب و مہذب کیا ہے[11] اور جن علل وغیرہ پر انہوں نے سکوت کیا تھا، ان پر بھی کلام کیا ہے اس لیے کہ منذری اس کو مکمل نہیں کر سکے تھے۔)

حافظ ابن کثیر (م ۷۷۴ھ) مختصر سنن ابی داؤد کے بارے میں لکھتے ہیں :

"وهو احسن اختصارًا من الاوّل[12]"

(مختصر صحیح مسلم سے سنن ابی داؤد کا اختصار زیادہ عمدہ ہے۔)

مختصر صحیح مسلم : امام مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) کی الجامع الصحیح المسلم کا مختصر ہے۔ اس کی شرح محی السنہ مولانا سید نواب صدیق حسن خاں صاحب رئیس بھوپال (م ۱۳۰۷ھ) نے السراج الوہاج کے نام سے لکھی ہے[13]

الترغیب والترہیب : اس کتاب میں حافظ عبدالعظیم منذری نے وہ احادیث جمع کی ہیں۔ جن میں صراحت کے ساتھ ترغیب اور ترہیب یعنی نیک اعمال پر اجر و ثواب اور بداعمالیوں پر سزا و عذاب کا مضمون تھا۔

حافظ منذری نے اس کتاب میں حدیث کی درج ذیل کتابوں سے احادیث کا انتخاب کیا ہے :

(۱) المؤطا ۔ امام مالک (م ۱۷۹ھ)
(۲) مسند احمد ۔ امام احمد بن حنبل (م ۲۴۱ھ)
(۳) صحیح البخاری ، امام محمد بن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ)
(۴) صحیح مسلم ۔ امام مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ)
(۵) سنن ابی داؤد ۔ امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ)
(۶) کتاب المراسیل لابی داؤد
(۷) جامع الترمذی ، امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی (م ۲۷۹ھ)
(۸) السنن الکبریٰ ، امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی (م ۳۰۳ھ)
(۹) کتاب الیوم واللیلہ ۔ امام نسائی
(۱۰) سنن ابنِ ماجہ امام ابوعبداللہ محمد بن یزید بن ماجہ (م ۲۷۳ھ)
(۱۱) المعجم الکبیر ۔ امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی (م ۳۶۰ھ)
(۱۲) المعجم الاوسط ۔ امام طبرانی
(۱۳) المعجم الصغیر ۔ امام طبرانی
(۱۴) مسند ابی یعلیٰ ، امام ابویعلیٰ موصلی (م ۳۰۷ھ)
(۱۵) مسند بزار ۔ امام ابوبکر احمد بن عمرو بزار (م ۲۹۲ھ)
(۱۶) صحیح ابن حبان ۔ امام ابنِ حبان بُستی (م ۳۵۴ھ)
(۱۷) المستدرک علی الصحیحین ۔ امام ابوعبداللہ حاکم (م ۴۰۵ھ)
(۱۸) صحیح ابنِ خزیمہ ۔ امام ابنِ خزیمہ (م ۳۱۱ھ)
(۱۹) شعب الایمان ۔ امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی (م ۴۵۸ھ)
(۲۰) کتاب الزہد الکبیر ۔ امام بیہقی
(۲۱) الترغیب والترہیب ۔ امام ابوالقاسم الاصبہانی ۱۴ھ

امام منذری کی یہ کتاب یعنی الترغیب والترہیب کوئی دقیق علمی کتاب نہ تھی کہ جس کے سمجھنے کے لیے شروح وحواشی کی ضرورت ہو۔ تاہم علمائے کرام نے اس

کی طرف توجہ کی اور اس کے شروح و حواشی لکھے۔ شیخ الاسلام حافظ علی بن احمد بن حجر عسقلانی (م ۸۵۲ھ) نے اس کی تلخیص کی ہے۔ الترغیب والترہیب کی شرح علّامہ برہان الدین ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن محمود بن بدر الحلبی (دمشقی الشافعی الناجی (م ۹۰۰ھ) نے لکھی ۱۵؎ شیخ مصطفےٰ بن محمد عمارہ نے اس کے حواشی لکھے ہیں جو بہت ضخیم حواشی ہیں اور کتاب کے ساتھ شائع ہو چکے ہیں۔

الترغیب والترہیب کے اردو میں بھی کئی ایک تراجم ہو چکے ہیں۔

۱؎ ابن عماد الحنبلی، شذرات الذہب ج ۵ ص ۴۱۶ ۲؎ ابن کثیر، البدایہ والنہایہ ج ۱۳ ص ۲۱۲ -

۳؎ ذہبی، تذکرۃ الحفاظ، ج ۴ ص ۲۰۴ ، ابن العماد الحنبلی، شذرات الذہب ج ۵ ص ۴۱۵

ابن سبکی، طبقات الشافعیہ ج ۵ ص ۴۹، سیوطی بغیۃ الوعاۃ ص ۸۶ -

۴؎ ابن سبکی، طبقات الشافعیہ ج ۵ ص ۱۰۹ - ابن عماد الحنبلی شذرات الذہب ج ۵ ص ۲۷۸ -

۵؎ سیوطی، حسن المحاضرہ ج ۱ ص ۱۲۶ - ۶؎ سیوطی، حسن المحاضرہ ج ۱ ص ۱۲۷ -

۷؎ ذہبی، تذکرۃ الحفاظ ج ۴ ص ۲۲۱ - ۸؎ ابن کثیر، البدایہ والنہایہ ج ۱۳ ص ۲۱۲ -

۹؎ ابن العماد الحنبلی، شذرات الذہب ج ۵ ص ۲۷۷، سیوطی، حسن المحاضرہ ج ۱ ص ۱۴۹

۱۰؎ حاجی خلیفہ مصطفےٰ، کشف الظنون ج ۲ ص ۳۵ -

۱۱؎ حافظ ابن القیم (م ۷۵۱ھ)، سنن ابی داؤد کی شرح تہذیب السنن کے نام سے لکھی ہے (عراق)

۱۲؎ ابن کثیر، البدایہ والنہایہ ج ۳ ص ۲۱۲ -

۱۳؎ نواب صدیق حسن خاں، مقدمہ السراج الوہاج ص ۳، التاج المکلل صفحہ ۱۲۶ -

عبد السلام مبارک پوری، سیرۃ البخاری ص ۴۲۰،

۱۴؎ عبد العظیم منذری، مقدمہ الترغیب والترہیب -

۱۵؎ حاجی خلیفہ مصطفےٰ، کشف الظنون ج ۱ ص ۲۸۱، ابن العماد الحنبلی، شذرات الذہب ج ۷ ص ۲۳۳

سخاوی، الضوء اللامع ج ۱ ص ۱۶۶، محمد بن جعفر کتانی (م ۱۳۴۵ھ) الرسالۃ المستطرفہ ص ۱۴۸ -